رجسٹرڈ L No 1093

THE ALHAKAM

Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور ہفتہ وار اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

الحکم

قیمت سالانہ ولایان ریاست وامراء سے صدر معاونین سے سلسلہ عوام سے صدر

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخوں خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی بہاد قادیان مینی ۔ دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۲۷

نظم

تشریف بری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بہ یورپ

از جناب مولوی محمد احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل کپورتھلہ

سوئے لندن قادیان آید ہمے
بر زمین و آسمان آید ہمے

مشرق و مغرب از و یکجا شود
این چنین صاحبقران آید ہمے

یورپ از جنگ و جدل شد ریش ریش
مرہم خستہ دلان آید ہمے

باش تا از قم باذنی ہائے او
در تنت روح و روان آید ہمے

بخت یونانیان خواہد برفت
حکمت ایمانیان آید ہمے

گلۂ چندین بمغرب گم شدہ
جستجوئے گلہ بان آید ہمے

ہر گلے را رنگ و بوئے نو دہد
در گلستان باغبان آید ہمے

تا شوی از فیض خاصش بہرہ ور
میزبانے میہمان آید ہمے

تا دہد سبحانیان را روح نو
قبلہ روحانیان آید ہمے

نقش دہریت شود تا محو دہر
ذات خالق رائشان آید ہمے

در کف او در حکمت بیشمار
یعنی بحر بیکران آید ہمے

تا بہ انگیزد ز مغرب آفتاب
نیر اسلامیان آید ہمے

ما ز درد و دوریش بیگانہ ایم
رقتش بر ماگران آید ہمے

الوداع فاللہ خیر حافظا
شاد باشد۔ کامران آید ہمے

قبول اسلام

مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء کو سمی نوبت خان سکنہ لوہی ضلع مہتمر بع اپنے اہل و عیال کے برضاء و رغبت خود ہمارے مبلغ ڈاکٹر نور احمد صاحب احمدی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا سمی مذکور کو آریہ لوگوں نے طمع و لالچ دیکر اشدہ کر لیا تھا۔ (خاکسار شیخ یوسف علی بی۔ اے فقام

خواجہ پریس بنالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

نظم

تودیع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بر موقعہ سفر یورپ از جانب اہل قادیان

از جناب ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب

اے شہ لولاک کے لخت جگر
اور ہماری آنکھ کے نور نظر

اے کہ تم ہو جان و دل روح و روان
چھوڑ کر ہم کو چلے ہو خود کدھر

ہم نہیں عادی فراق یار کے
ہجر کے دن کس طرح ہونگے بسر

دل پھٹے جاتے ہیں سب احباب کے
دیکھ کر تیاریٔ رخت سفر

حال اپنا کیا بتائیں آپ کو
کیا دکھائیں کھول کر قلب و جگر

کاش خاموشی ذرا ہوتی فصیح
کاش رحمتیں کچھ اثر چشمان تر

کاش سوز اندرون دیتا دکھوان
کاش دو دو آہ اسکتا نظر

کاش آدم زاد ہوتا غیب دان
کاش دل کو دل کی کچھ ہوتی خبر

کاش ہوتے ہجر کے درد آشنا
وصل میں جن کی کٹی شام و سحر

آہ کیا جانیں وہ حال عاشقی
شان محبوبی میں جن کی ہو بسر

لیک مرضی حق کی جب دیکھی یہی
کر لیا ہم نے بھی پتھر کا جگر

آپ کے دل پر بھی ہے فرمائیے
کیا جدائی کا ہماری کچھ اثر

سرو سیمینان ابدریا میروی
نیک بیمہری ابکہ بے مامے روی

سلسلے کے پیشرو۔ مرکز کی جان
جانشین مہدیٔ آخر زمان

جا رہے ہیں سوئے یورپ اس لئے
تا کہ پورے ہوں مسیحا کے نشان

ممبر لنڈن پہ پکڑیں کچھ طیور
اور منار مشرقی پر دیں اذان

مشرق و مغرب کو کر دیں متحد
ابیض و اسود کو کر دیں ایک جان

منضبط تبلیغ کا کر دیں نظام
تا نہ ہو محنت ہماری رائگان

کچھ کریں لیسے کا ان کے بندوبست
زر کا سونٹا۔ بخارا کی کمان

حبذا اے اہل یورپ حبذا
میزبان آتا ہے بن کر مہمان

تشنہ آتا ہے کنوئیں کے پاس خود
یاں پیاس پاس جاتا ہے کنوان

تیرے جذب حق سے اے فضل عمر
ایک دنیا آ رہی ہے قادیان

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا مے روی

فی امان اللہ۔ اے پیارے امام
حسبک اللہ۔ اے شہ والا مقام

تشنہ لب ہیں اہل مغرب دین کے
معرفت کا جا پلاؤ ان کو جام

اٹھو اٹھو اے نبی فارس اٹھو
کام یہ ہوگا تمہیں سے انصرام

گاڑ دو جا کر علم توحید کا
قصر تثلیثی کا کر کے انہدام

حق تعالیٰ کی حفاظت ساتھ ہو
اور ملائک کا رہے سایہ مدام

نصرتون اللہ کی ہوں ہمرکاب
اور زیادہ ہو عروج و احترام

بحر و بر کے ہر سفر میں آپ کے
خضر راہ ہوں حضرت خیر الانام

ہوں دعائیں احمد مرسل کیساتھ
استجابت کا جنہیں وعدہ تمام

کامیابی ہر جگہ ہو ہمقریں
عافیت سے ہو سفر کا اختتام

کر دیا اللہ کے تم کو سپرد
ہو وہی حافظ تمہارا۔ والسلام

ہمسفر احباب پر ہوں رحمتیں
دست و بازو ہیں جو شہ کے لاکلام

کر لیا کرنا کبھی ہم کو بھی یاد
ہیں پرانے ہم بھی اس در کے غلام

کچھ توجہ خاص ہو خدام پر
اور دعا کا بھی رہے کچھ التزام

اپنی حالت ہے دگرگوں آجکل
ہے ہجوم غم کا دل پر ازدحام

گر حیا سے منہ پہ کچھ لائیں نہ ہم
پر نہیں اس بات میں ذرہ کلام

دیدہ عشاق و دل ہمراہ تست
ہر تمنا میروی کہ تنہا میروی

قادیان میں جمعۃ الوداع

۱۱ رجولائی ۱۹۲۴ء

میں جمعۃ الوداع اسلئے اسکو کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ہفتہ کے دن روانہ ہونا تھا اور احباب کثرت سے آپ کو خدا حافظ کہنے کے لئے تشریف لائے تھے مسجد جمعۃ الوداع رمضان کی طرح بھری ہوئی تھی اور بہت لوگوں کو جگہ نہیں مل سکتی تھی حضرت نے خطبہ جمعہ اپنی غیر حاضری کے ایام میں سلسلہ کے انتظام پر پڑھا۔ جو دوسری جگہ درج ہے۔ خطبہ کے وقت برکات کا نزول معلوم ہوتا تھا اور احباب کے چہروں سے معلوم ہوتا تھا کہ اپر ایک کیفیت طاری ہے۔

۲- بعد نماز عصر آپ اور آپکے خدام سفر کے فوٹو کا انتظام کیا گیا تھا جو مسجد اقصیٰ میں لیا گیا خدام سفر اس لباس میں تھے جو اس سفر میں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح سفید دستار پہنے ہوئے تھے اور باقی خدام سبز رنگ کی پگڑیاں۔ خلافت کا اژدہام تھا۔ غیر احمدی اور ہندو بھی اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ مکرمی سید ناصر شاہ صاحب نے فوٹو لیا اور فوٹو کے بعد دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ عائشہ بنت سلطان محمد کا نکاح برادرم عطاء اللہ طالب علم لا کالج سے ہوا پانچسو روپیہ مہر مقرر ہوا دوسرا نکاح حکیم محمد عمر صاحب کا ایک ہزار روپیہ پر مبارکہ بیگم بنت عبد العزیز سے ہوا

۳- نکاح کے بعد ملک عبد العزیز صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک نظم پڑھی۔ یہ نظم اہل قادیان کے دلی جذبات کی ترجمان تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت کے جذبات کی ترجمانی ہی شاعرانہ رنگ نہ تھا بلکہ حقیقت کا مرقع تھی۔ ملک عبد العزیز صاحب نے اسے نہایت رقت اور درد کے لہجہ میں پڑھا۔ اس اثنا میں حضرت آنکھوں پر رومال رکھے ہوئے تھے اور میں نے غور سے دیکھا کہ باوجود اپنے جذبات پر کامل قدرت رکھنے کے اس وقت کے اثرات کو وہ دبا نہ سکے اور یہ رومال محض اس اثر کے دبانے کے لئے تھا۔ چنانچہ جب یہ رومال اٹھایا تو آنکھیں سرخ اور نمناک تھیں حقیقت میں جو اثر آپکے دل کو ہو سکتا ہے۔ ہم اسے محسوس ہی نہیں کر سکتے۔ اس نظم کے بعد آپ نے دعا کی اور تشریف لیگئے۔

اب میں اس خطبہ کا خلاصہ درج کرتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح کے ایام سفر میں

سلسلہ کا انتظام

۱۱ رجولائی ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں اپنے ایام سفر میں سلسلہ کے انتظام کا اعلان فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ نہایت اہم مطالب پر مشتمل تھا۔ اغراض سفر کا مختصر تذکرہ اور سفر کے نتائج کے متعلق جماعت کی توقعات اور اسکے لئے قربانیوں کی ضرورت۔ آپکی غیر حاضری میں قادیان آنے اور سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کی ہدایت جماعت میں محبت و اخلاص کی روح پیدا کرنے کی طرف خصوصیت سے آپ نے توجہ دلائی۔

میں مختصر الفاظ میں آپ کے ارشادات کو بیان کرتا ہوں

نائب خلیفہ کا تقرر

آپنے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو آدمی بھی ہوں تو ایک امیر ہونا چاہیئے اس ارشاد کی تعمیل میں جب مجھے ہندوستان میں کوئی سفر پیش آتا رہا تو میں قادیان کا ایک امیر مقرر کرتا رہا۔ اب چونکہ ہندوستان سے باہر کا سفر ہے اسلئے اسکی ضرورت ہے کہ

اپنا نائب مقرر کروں

اس غرض کے لئے میں نے مولوی شیر علی صاحب کو اپنا نائب مقرر کرتا ہوں وہ ان معاملات کے متعلق جو فوری "ضروری ہوں اور جنکا تعلق خلیفہ سے ہوتا ہے فیصلہ کریں گے جبکہ میرا مشورہ بذریعہ تار بھی نہ حاصل ہو سکتا۔

نائب کے مشیر

چونکہ خلیفہ اور نائب میں فرق ہوتا ہے خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اگرچہ لوگ اسے منتخب کرتے ہیں مگر در اصل وہ ارادہ الٰہی ہوتا ہے جو لوگوں کی زبانوں پر ظاہر ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی تائید سے وہ جماعت کو ایسی ہدایت کرتا ہے جو اسکی ترقی کا موجب ہوتی ہے اور نائب کا انتخاب یہ رنگ نہیں رکھتا اسلئے مزید احتیاط کی ضرورت ہے اسکے اس فرض کے لئے مناسب ہے کہ ایسے نائب کو دو اور نائب دئے جاویں جو اسکے مشیر ہوں اور وہ ان کے مشورے سے کام کرے یہ دونوں نائب۔

میاں بشیر احمد اور مفتی محمد صادق کو تجویز کرتا ہوں

پس مولوی شیر علی صاحب میرے نائب کی حیثیت سے ان امر کو جو خلافت سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں میرا مشورہ نہیں ہو سکتا یا مشورہ کی ضرورت نہیں ہے ان کے مشورے سے طے کریں گے

مجلس شوریٰ

اسکے علاوہ ایک مجلس شوریٰ مقرر کرتا ہوں۔ جس میں مجلس مشاورت کے وہ ممبر جو قادیان میں ہوں یا ہر سے آئے ہوئے ہوں شورہ دیں گے اس مجلس شوریٰ میں حسب ذیل ممبر ہونگے مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ ماسٹر عبد المغنی صاحب۔ قاضی عبد اللہ صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب میر محمد اسحاق صاحب۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب۔ میر قاسم علی صاحب۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بہت پرانے اور بہت مخلص ہیں۔ مگر ان کی بیماری اور ضعف کی وجہ سے انہیں تکلیف نہیں کیا۔ میرا نائب عام طور پر عام معاملات میں انہیں لوگوں سے مشورہ لے گا جیسے میں مشورہ لیتا ہوں۔

درس قرآن اور درس حدیث

علمی اور دینی کام کے باقاعدہ اجراء کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ مولوی شیر علی صاحب درس قرآن دیا کریں گے اور مولوی سید سرور شاہ صاحب درس حدیث میں بخاری کا درس ایسی جگہ درس دیا کریں گے اور یہ دونوں درس اسی مسجد اقصیٰ میں عصر کی نماز کے بعد ہوا کریں گے پہلے درس قرآن ہوگا پھر اسی جگہ درس حدیث۔

میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کے لوگ اور بیرونجات کے دوست ان دروس میں شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں گے اور میں ان درس دینے والے دوستوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے درس میں مفید علوم بیان کرینگے اور ایسے طور پر کہ لوگ آسانی سے سمجھ سکیں۔ لہذا وہ عام فہم ہوں وعظ کا رنگ رکھتے ہوں جس سے انسان میں عملی قوت پیدا ہو۔

چونکہ عام جلسوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو موٹی باتیں سمجھتے ہیں اس لئے ایسے مضامین پر زور دیں اور درس کو اتنا لمبا نہ کریں جو ملول کا باعث ہو جائے۔

بہترین انتظام

یہ لوگ سوچ اور سمجھکر مقرر کئے ہیں اور میرے ذہن میں اس سے بہتر انتظام نہیں آیا اگر زیادہ بہتر ہوتا تو میں اس انتظام سے عمل نہیں کرتا۔

انسان کے حالات بدلتے رہتے ہیں جن لوگوں کو آج شیرازہ میں شریک نہیں کیا کل کو خدا تعالیٰ ان کو ایسی ترقی دے کہ وہ بہترین مشیر اور کارگذار ہو جائیں۔ پس اس موقعہ اور اس کام کے لئے بہتر سمجھ کر مقرر کرتا ہوں۔

ناظر اعلیٰ کا تقرر

نظارت کا معاملہ انتظامی ہے۔ اسکا کام اور قسم کا ہے امیر ناظر اسلئے نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس کام کے لئے۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو مقرر کرتا ہوں

اصل میں چودھری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ تھے مگر وہ حج کو گئے ہوئے ہیں اسلئے ان کی واپسی تک ڈاکٹر صاحب کام کریں گے

ارکان انتظامیہ کی نسبت اظہار رائے

مولوی شیر علی صاحب نہایت ہی مخلص اور حیا والے ہیں۔ انتظام کے لئے سختی کی بھی ضرورت ہوتی ہے وہ ان میں نہیں باوجود اسکے میں سمجھتا ہوں کہ خلیفہ کی عدم موجودگی میں ایسے ہی آدمی کی ضرورت ہے جو ول رکھنے والے مفتی محمد صادق صاحب پرانے مخلص ہیں اور سلسلہ کی خدمات میں بڑھکر حصہ لیا ہے اور ایسے خدام میں سے ہیں جو حضرت صاحب سے بے تکلف بھی تھے اور نماز بھی کرایا کرتے تھے اس زمانہ میں بھی خدا نے انکو سلسلہ کی تبلیغ کا بہت بڑا موقعہ دیا مگر مجھے کسی امر انتظامی میں انکا تجربہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ میں دیانت داری سے یقین رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مشورہ اور غم کے ساتھ مفید حصہ لیں گے۔

میان بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک فخر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد مین سے ہین یہ ایک فخر ہے کہ اسمین کسی انسان کا دخل نہین اور بغض وحسد کی ضرورت نہین جب پیغام والون نے مجھ سے بغض کا اظہار کیا تو مین نے یہی کہا کہ یہ میرا کام نہین تھا کہ مین کوئی درخواست دیکر حضرت صاحب کے گھر پیدا ہو گیا۔ یہ میرے اختیار مین نہ تھا یہ تو اسکا فضل ہے جسکو چاہے دیدے یہ فضل انسان کو بہت سی ذمہ داریون کے نیچے لے آتا ہے پس مین امید کرتا ہون کہ حضرت صاحب نے جو دعائین اولاد کے واسطے کی ہین وہ ان کی مدد کرین گی اور وہ اس فخر کا جائز اور صحیح طور سے استعمال کرین گے۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جن کلمون نے ناظر اعلیٰ تجویز کیا ہے انکے دل مین حضرت صاحب کی محبت خاص طور پر ہے اور اسکی وجہ سے ان مین روحانیت کا رنگ ایک خاص پیدا ہو گیا ہے اور اسلئے خدا تعالیٰ نے انکو ان ٹھوکرون سے محفوظ کر لیا ہے جو بعض اوقات انسان کو لگ سکتی ہین وہ اس محبت کے باعث برکات کا موجب ہو کر جماعت کیلئے مفید ہونگے۔

مجلس شوریٰ کے ممبرونکے متعلق اظہار حسن ظن

یہ لوگ جو مقرر کئے ہین یہ بھی کارآمد ہین۔

مولوی سید سرور شاہ صاحب جماعت کے بہت بڑے عالمون مین سے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ بہت مخلص ہین اور مین امید کرتا ہون کہ انکے مشورہ سے فائدہ ہوگا۔

قاضی سید امیر حسین صاحب ابتدائی لوگون مین سے ہین اور مخلص ہین۔

سید ولی اللہ شاہ صاحب نوجوان ہین نظارت کا کام کرتے ہین مین نے انمین یہ خوبی دیکھی ہے کہ باوجودیکہ وہ ایسے ملک مین رہ چکے ہین جہان حکومت کا طریق اور قسم کا ہے ان مین اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ ہے۔

ماسٹر عبد المغنی صاحب کی مین قدر کرتا ہون وہ سلسلہ کے کامون مین بڈھے ہو گئے ہین ان کے متعلق روپیہ فراہم کرنے کا کام ہے اور چار و نطرف سے انپر اعتراض ہوتے ہین وہ ان فکرون اور اعتراضون کی وجہ سے جوانی مین بڈھے ہو گئے۔

قاضی عبد اللہ صاحب نہایت ہی مخلص کے بیٹے ہین انکے والد قاضی ضیاء الدین صاحب حضرت صاحب کے مخلصین مین سے تھے انمین یہی اخلاص ہے امید ہے کہ انکے باپ کے اخلاص سے انکا اخلاص ملکر مفید ہو۔

قاضی اکمل صاحب ایک مخلص آدمی ہین کام کرنے کے لحاظ سے انمین بہتون سے زیادہ قابلیت ہے باوجود بیمار ہونیکے جلد اور اچھا کام کر سکتے ہین انکو سلسلہ کی بہت سی خدمات کا موقعہ ملجاتا ہے۔

مولوی فضل الدین صاحب گو اتنے پرانے نہین ہین مگر حضرت صاحب کے خاندان کے ساتھ انکو خاص اخلاص ہے۔

میر محمد اسحاق صاحب نے حضرت صاحب ہی کے سایہ مین عمر بسر کی ہے اور ان کی حالت ایسی ہے جیسے حضرت صاحب کے اپنے بچون کی وہ بچون ہی کی طرح حضرت صاحب کے پاس ہی رہتے تھے خدا تعالیٰ نے انہین ذہن رسا بھی دیا ہے اور وہ سلسلہ کے کامون کے لیے غیرت بھی رکھتے ہین خدا تعالیٰ سے امید رکھتا ہون کہ وہ انکو بھی توفیق دیگا۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حضرت صاحب کی کتابون کو یاد رکھنے کی وجہ سے ایک وکیل کے طور پر ہین اور مشورہ کی اہل ہین میر قاسم علی صاحب اور ایڈیٹر صاحب نور اپنے رنگ مین اچھی خدمت کر رہے ہین ایک غیر احمدیون کے مقابلہ مین اور دوسرا سکھون اور آریون کے مقابلہ مین۔ ایڈیٹر الفضل بھی ہین گو عمر کا لحاظ ہوتا ہے مین ایڈیٹری کے لحاظ سے نہین بلکہ تجربہ کے لحاظ سے مقرر کرتا ہون۔

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ان لوگون سے ہین جنہون نے اسوقت مسیح موعود کو قبول کیا جب صرف چالیس بچاس مانتے تھے باقی سب کافر کہتے تھے خدا تعالیٰ نے انکو قبول کرنیکی توفیق دی۔ اسوقت سے برابر سلسلہ سے تعلق رکھنا عبد الحکیم ان کے ذریعہ سے آیا مگر وہ نکل گیا انہون نے کالج مین تبلیغ کے لئے انجمن بنائی تھی۔

اور انکو حضرت نے بارہ حواریون مین چنا۔

ماسٹر عبد الرحمن صاحب، نہایت کارکن ہین تبلیغ کا اتنا جوش ہے کہ بعض کی نظر مین جنون ہے ایسے وجود نہایت ہی مفید ہوتے ہین یہ لوگ میری نظر مین سلسلہ کے لئے اچھا کام کر سکتے ہین ایک صاحب اور ہین جنکا نام نہین لیا ہے

وہ پرانے مخلصین مین سے ہین اور انکا ذاتی تعلق حضرت صاحب سے ہے۔ نواب محمد علیخان صاحب

اگر وہ اس عرصہ مین اپنا کام ختم کر کے آجاوین تو مشورہ مین شریک ہونگے مین امید کرتا ہون کہ اخلاص اور محبت سے کام کرین گے۔ اور مین ان تمام لوگون سے یہ امید رکھتا ہون کہ وہ ایسے طور پر کام کرین گے کہ۔

لوگون کے دلون کو ٹھیس نہ لگے

ڈاک کا انتظام

ان دنون مین ڈاک کا انتظام یہ ہوگا کہ احباب قادیان کے پتہ پر خط لکھین اور یہان سے وہ ڈاک میرے پاس پہنچتی رہے گی یہ انتظام مین نے اسلئے کیا ہے کہ اول تو سب دوست مقدرت نہین رکھتے کہ ہر ہفتہ ڈاک کے خط پر ۳ر آنہ کا ٹکٹ لگائین اور دوسرے جلد جلد پتہ نہین معلوم ہو سکتا اسلئے مین نے اسی تکلیف سے بچانے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ کل خطوط یہان آئین۔ ہفتہ مین ایک ہی مرتبہ ڈاک آتی اور جاتی ہے اور وہ یہان سے جائیگی۔ اور اسپر بہت کم خرچ ہوگا مگر ایسے خطوط جو میرے پاس آنے کے ہون اسپر لکھدیا جاوے کہ

ولایت بھیجنے کے لئے ہے

جماعت کو عام ہدایت

اسکے بعد مین جماعت کو عام ہدایت کرتا ہون۔ یہ سفر محض اسلئے اختیار کیا گیا ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے وہ راستہ تلاش کئے جائین کہ آسانی سے پھیل جائے۔ اسلام کی راہ مین یورپ کا تمدن بہت بڑی روک ہے عیسائیت ٹوٹ چکی ہے مگر تمدن بہت روک ہو رہا ہے ہم نے غور کرنا ہے کہ سینکڑون برس کے عادات جو اسلام کے خلاف ہین کس طرح پہان سے چھڑائے جا سکتے ہین وہ ایسے عادات ہین کہ انکی اجازت ہو سکتی ہے۔

ہم نے انکو اسلام مین داخل کرنے کی کوشش کرنا ہے یہ معمولی کام نہین ہے ہزاروں سال کی عمارت کی بنیاد ہے (یہان آپ نے شاہجہان کے مقبرہ تاج کی تعمیر کا واقعہ بیان کیا ایڈیٹر) شاہجہان نے ایک مقبرہ بنانا تھا جہان ۱۱ کروڑ روپیہ کی تھیلیان پھینک دی گئین۔

ہم نے مقبرے نہین زندگی کے گھر بنانے ہین

اور ایک نہین اربون بنانے ہین یہ معمولی گھر نہین بلکہ دلون کو درست کرنا ہے اور گویا کعبے بنانے ہین نادان سمجھتے ہین کہ بیٹے بٹھائے یونہی بن جائین گے اور یہ قلوب فتح ہو جائین گے انگلستان کا ایک امیر ۳۰ ہزار کو ایک گھوڑا یا تاج خرید سکتا ہے مگر ایک ہندوستانی دس ہزار کو بھی نہین خرید سکتا اس قسم کے لوگون کو ہم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی مین لانا ہے

مقابلہ کرو وہ جانورون سے بدتر ہم کو سمجھتے ہین اور ہم پیار اور دعا کئے بیٹھے ہین کہ انکی گردنون مین

اسلام کے پٹے ڈالین گے

پس دیکھو کہ یہ کسقدر مشکل سکیم ہے جب تک ہم شاہجہان کی طرح لاکھون کی تھیلیان پانی مین نہین ڈال دیتے۔ کامیابی کی امید نہین رکھ سکتے۔ یورپ کا اسلام صدیون کا سوال ہے اگر خدانخواستہ غلط راستہ پر چلین گے تو ہزاروں سال بھی کامیابی ممکن نہین پس ہم نے اس سفر مین اس سکیم پر غور کرنا ہے کہ۔

مغربی لوگ اسلام کو کسطرح قبول کر سکتے ہین

پس ہمارے اس سفر کی غرض یہ ہے کہ ہم تشخیص مرض کے لئے جاتے ہین جب مرض تشخیص ہو جائے گا تو علاج انشاء اللہ آسان ہو جائے گا۔

خلیفہ کا نڈر انچیف کی حیثیت رکھتا ہے اور اسکا فرض ہوتا ہے کہ موقعہ کا معائنہ کر کے خود سکیم تیار کرے یہ سفر ایسا نہین ہے کہ آج جا کر کل پڑ پاتے ہین میری غرض اس بیان سے یہ نہین کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی دل کو اس مقصد کے لئے کھولدے تو اسکو ہم قبول نہین کرین گے بلکہ میرا مطلب اسی قدر ہے کہ ہماری اصل غرض اس سفر سے وہی ہے جو ابھی بیان کی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان اور رحم سے ایسے سامان پیدا کر دے تو یہ ہمکو مزید فضل ہوگا

ہم اس لئے چلے ہیں کہ کونسا طریق ہے۔

جس سے ہم ساری دنیا کو مسلمان بنا سکیں

مقصد بہت بڑا اہم ہے اسلئے بڑی قربانیوں اور دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اسکے بغیر یہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ بہت اور دیو روزے اور دعا سے نکلیں گے مگر ہم کو جن دیوؤں سے مقابلہ پیش آیا ہے۔

روزہ اور دعا کے بغیر نکل ہی نہیں سکتے

روزہ کے یہی معنی ہیں کہ خود بھوکے رہو اور اشاعت کے لئے اپنے اموال خرچ کرو اور پھر دعا کرو۔ مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک حصہ نے مسیح کے اس قول پر عمل کر کے دکھایا کہ سارے مال دین پر قربان کر دیئے اور خود روزہ دار ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مسیح ناصری سے ہر شان اور ہر پہلو سے افضل ہو کر آئے ہیں پھر آپکی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے ثابت کر دے کہ وہ مسیح ناصری کی جماعت سے ہر حیثیت میں بڑھ کر ہے اسلئے دین کے لئے قربانی کرنے میں کوئی روک نہ ہو۔

پھر آپنے جماعت کو نصیحت کی کہ ان ایام میں خصوصیت سے اخلاص و کہا میں باہم محبت اور پیار سے رہیں اور تعلیم مسیح موعود پر عمل کریں۔

کوئی فوج کامیاب نہیں ہو سکتی جسکے آگے جنگ اور پیچھے بغاوت نہ ہو جس محبت سے آپ نے مجھکو مشورہ دیا ہے کہ میں خود حالات کا جا کر معاینہ کروں اور یہ ایسا اہم سفر ہے کہ مجھے آپ جانا چاہئے پہلے اپنے عمل سے دکھا دو کہ تم اس سفر کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش اور قربانی سے دریغ نہیں کرتے کوئی ایسی بات میرے کان میں نہ پڑے کہ جس سے ہرج ہو یاد رکھو کہ جس مکان کا کوئی بچہ بیمار ہو وہ کام نہیں کر سکتی۔ اگر کسی قسم کے فتنہ فساد و شرارت کی خبر معلوم ہوئی تو ہمارے کام میں ہرج ہو گا اسلام تمہیں سکھاتا ہے۔ کہ

کبھی بھی فساد نہ کرو

میں تمہیں کہتا ہوں کہ اسی پر عمل ہونا چاہیئے اور یہی کرنا ضروری ہے مگر کم از کم چار ماہ تک تو فساد نہ کرو۔ اگر تم چار ماہ تک ایسا کرو گے تو میں یقین کرتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے توفیق ملجائیگی۔ اگر کسیکو کسی سے گلہ ہو شکایت ہو تو دو برے سے بڑھ کر اخلاص کا نمونہ دکھائیگا میں تم سے امید کرتا ہوں کہ۔

تم اخلاص اور اطاعت کا کامل نمونہ دکھاؤ گے۔

احکام اور فیصلہ تمہاری مرضی کے خلاف ہوں یا موافق انکی تعمیل کرو اللہ تعالےٰ اسمیں برکت دیگا۔

اور میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ تبلیغ کی طرف توجہ رکھو ہم اس سکیم کے لئے جاتے ہیں کہ مغرب کس طرح فتح ہو تم مشرق کے لئے کام کرو تاکہ ایک بھی دشمن مشرق اور مغرب گرایا جائے اور اسے اسلام میں متحد کر دیا جاوے۔

بہت لوگ ہوتے ہیں کہ ان میں عفو کی طاقت نہیں ہوتی وہ صبر کی عادت ڈالیں اور انتظار کریں جب تک اللہ تعالیٰ۔

خلیفہ کو خیریت سے واپس لائے

قادیان میں آنیوالے مشتاق لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ

دو مساجد میں جو امن کی جگہ ہیں حضرت مسیح موعود کا مزار ہے اور خدا تعالیٰ کے برکات کا نزول یہاں ہوتا ہے دوسرے سے زیادہ یہاں آئین اور یہاں کے کاموں میں مدد دیں۔ ہر جگہ کے کارکنوں کو چاہیئے کہ جماعت کو۔

ایثار اور قربانی اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائیں

تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اسکی رعیت کے متعلق سوال ہو گا۔ پس وہ اپنے فرض کو سمجھکر ادا کرنیکی کوشش کریں۔

دعا کی درخواست

پھر میں اپنے دوستوں سے کہتا ہوں کہ خصوصیت سے ہم لوگوں کے لئے دعاؤں پر زور دیں۔

خلاصہ مطلب

میں نے جو انتظام کیا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے دیانت داری کو مدنظر رکھکر کیا ہے اور مجھے اسکے فضل سے یقین ہے کہ اس سے فایدہ پہنچے گا۔ آپ لوگ اسکے چلانے میں مدد دیں اور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کے شر سے ہم کو محفوظ رکھے اور کامیاب کرے جس کام کے لئے ہم جا رہے ہیں وہ معمولی نہیں خدا کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور فوری نتائج اس سے پیدا نہیں ہو سکتے ایک کمانڈر جو سکیم تیار کرتا ہے۔ اس سے فتح نہیں ہو جاتی بلکہ فتح کے لئے۔ اسکی فوج کو بڑی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے پس یہ سفر اپنے ساتھ ٹھوکر بھی رکھتا ہے۔ میں اس نیت سے نہیں چلا کہ جاتے ہی بادشاہ داخل ہو جائیں گے میں اس نیت سے جاتا ہوں کہ۔

کیا طریق اشاعت اسلام ہونا چاہیئے کہ اسلام انہیں جا کر بگڑ نہ جائے

پطرس اور پولس نے عیسائیت تو پھیلا دی مگر عیسائیت بگڑ گئی اور دہریت ہو گئی۔ ہم نے یورپ کو فتح نہیں کرنا بلکہ۔

اسکو اسلام پر قایم کرنا ہے

اسلئے ہم کو بہت ڈر سے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بے دینی کی بنیاد قائم ہو جائے۔ تو جب تک وہ سکیم ہو کہ کس حد تک قربانی کر سکتے ہیں۔ اور کن باتوں کو منوانا چاہیئے اور کس طرح منوانا ہے اور عمل کرانا ہے اسوقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے اور اگر ہوں تو وہ نفسانیت کی کامیابی ہو گی اسلام نہ ہو گا کوئی نیا دین ہو گا اور وہ رحمت کا موجب نہ ہو گا بلکہ لعنت کا موجب ہو گا۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو اس قسم کی اشاعت کا بانی ہو۔ پس دعاؤں کی ضرورت ہے اور خصوصیت سے دعاؤں کی طرف توجہ کرو میں سب دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں کہ ہم اس اسلام کو منوائیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور جسکو حضرت مسیح موعود نے اگر زندہ کیا دنیا آج اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ابھی خاکسار صاحب پاسپورٹوں کے لئے گئے تھے تو ایک رائے کے ایک وزیر نے کہا کہ کیا پردہ کراؤ گے ہمارا جواب کیا ہے کہ جو اسلام نے تعلیم دی ہے اسی پر عمل درآمد کرائیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آج بے پردگی کی اجازت کل پیمانوں کا پھر جسقدر شراب کی تو یہ اسلام نہ ہو گا بلکہ کوئی اور دین ہو گا۔

پس ہمارا کام آسان نہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہی وہ آسان ہو گا تم جسقدر کوشش اور ہمت کر سکتے ہو کرو اور اخلاص سے کرو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اسی پر نازل ہو گا۔ میں آپ لوگوں کے لئے دعا کرتا چلا جاؤں گا تاکہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اللہ تعالیٰ آپ میں اخلاص اور محبت پیدا کرے تقویٰ و طہارت اسلام سے لگاؤ پیدا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت دے۔ دین کی اشاعت کی توفیق دے کی ٹھوکروں سے بچائے فضل کے ساتھ رکھے۔ اور راضی ہو کر ناراض نہ ہو۔ ایسا نظر آئے کہ پھر پوشیدہ نہ ہو۔ آمین۔

خلیفہ اپنا اسباب آپ باندھتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس سفر میں اپنا اسباب اپنے ہاتھ سے باندھا ہے بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر میں اس عظیم الشان عمل کو جو امراء اور دوسرے لوگوں کے واسطے عمل ہے۔ شائع کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور جرأت اور سرور میں نے آپ کے اس عمل سے اٹھایا ہے۔ دوسروں کو شریک کرنا لازم۔ باوجودیکہ آپکے خدام موجود ہیں۔ اور آپ کا وقت بہت قیمتی ہے مگر آپنے اپنے گھر میں اپنا بستر اور اسباب خود باندھا۔

اور کسی پوچھنے والے کو جواب دیا۔ کہ مجھے آپ ہی باندھنا چاہیئے اور یہی ضروری ہے۔ چنانچہ آپنے اپنا اسباب خود باندھا۔

اونا خدا تر س اعتراض کرنے والے ظالمو! آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ ناز و نعمت میں پلا ہوا۔ قوم کا مخدوم و محسن جسکی ہر خدمت بڑے سے بڑا امیر اپنا فخر اور عزت سمجھتا ہے۔ وہ اپنے بستر آپ باندھتا ہے۔؟ تاکہ جماعت میں وہ روح پیدا کرے جو اس کو سستی اور غفلت کی طرف نہ لے جائے۔ یہ سادگی اور بے تکلفی اور اپنا کام آپ کرنے کی عادت ہی ایک ایسا فعل ہے جو آجکل صداقت کا ثبوت ہے۔ زمانہ کی فیشن کی غلامی نے اسکو عار بنا دیا ہے کہ لوگ اپنا کام آپ کریں۔ مگر آپ اپنے عمل سے دکھا رہے ہیں کہ۔

اپنا کام آپ کر لینا کوئی عار نہیں

مبارکباد

یہ خبر احمدیہ جماعت میں نہایت مسرت سے سنی جائیگی کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے فرزند ارجمند مولوی عبد السلام صاحب کے ہاں آج مورخہ ۱۳ جولائی کو فرزند نسبتاً اختر تولد ہوا ہم سب دعا کرتے ہیں کہ مولود مسعود کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کے وائطے مبارک کرے اور وہ اپنے جد بزرگوار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرح ہدایت اور سعادت کا علمبردار ہو۔ آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر الحکم خاندان خلافت کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہے۔

عرشہ جہاز سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

بائیکلا ۹-۱۰ منٹ بجے
بمبئی ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء

بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

حضرت خلیفہ اولؓ کے پوتے پیدا ہونے سے بہت خوشی ہوئی لڑکے کا نام عبدالباسط رکھا جائے افسوس ہے کہ آپ کا کوئی تار روانگی سے قبل حالات قادیان کے متعلق نہین آیا تمام احمدی بھائی اور بہنون کو میری طرف سے اطلاع کر دین کہ مین آج جہاز پر سوار ہو گیا ہون میرے دل پر جدائی کا سب سے بڑا بوجھ ہے جب سے یہ سفر شروع ہوا ہے مین پہلے سے زیادہ آپ سب کے واسطے دعائین کرتا ہون مین نے سب بہنون اور بھائیون مین ایسی مخلصانہ محبت اور جذبۂ خدا کاری پایا ہے جسکی خود خاکسار کو بھی اس سے پہلے خبر نہ تھی۔

اے میری جماعت کے لوگو! اللہ تمہین برکت دے اُسپر مضبوط ایمان رکھو اس سے سچی محبت پیدا کرو اور اس کے حضور مین فدا ہو جاؤ۔ اسکے نبیون کی عزت اور فرمانبرداری کرو۔ برادران! تم چارون طرف سے دشمنون سے گھرے ہوئے ہو پس کبھی اس بات کو نہ بھولو۔ سوچو کہ اگر خدا بھی تم کو چھوڑ دے تو تمہارا انجام کیسا تلخ ہوگا پس جہان تک ممکن ہو سکے خدا کے قریب ہونیکی کوشش کرو اور یہ مقصد سچا احمدی بننے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اپنی دعاؤن مین استقامت اختیار کرو اللہ کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور اپنے تمام کاروبار مین دیانت داری اعلیٰ درجہ کی اختیار کرو اللہ سے ڈرو اور اپنے بھائیون سے پیار کرو اور اسلام کی اشاعت دنیا کے دور دور کونون تک کرو مین تمہارے لئے دعا کرتا ہون اور درخواست کرتا ہون کہ تم اس مشن کی کامیابی کے لئے دعا کرو جسپر مین جا رہا ہون تم نہین جانتے بلکہ تم اندازہ بھی نہین کر سکتے کہ مجھے کسقدر آپ لوگون سے محبت ہے۔ آپ لوگون سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا۔ آپ لوگون کو پیچھے چھوڑنا میرے کس قدر صدمہ پہنچانیوالا ہوا لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہیگی مین زندگی مین یا موت مین تمہارا ہی ہون تمہاری بہبودی میرے لئے عین خواہش ہے۔ اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے مین جانتا ہون کہ تم مین سے بہت سے اب افسوس کرتے ہین کہ انھون نے کیون مجھے یورپ جانیکا مشورہ دیا۔ کیونکہ جدائی تو انکو شاق گزر رہی ہے۔ لیکن اس موجودہ غم کو بھولکر بڑے فوائد حاصل کرنیکے لئے تیاری کرنی چاہیئے آؤ ہم خدا سے دعا کرین کہ وہ ہمین کامیابی کی راہ پر چلائے پس اے میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی برکتین تم پر ہون جہان کہین تم ہو اور جس حالت مین تم ہو خدا تمہارے ساتھ ہو ہو آمین

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۳ میں)

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر یورپ

(بٹالہ سے دہلی تک)

از مسلہ ایڈیٹر صاحب الحکم

التماس حضرت خلیفۃ المسیح کے اس عظیم الشان سفر کی یہ اخباری رپورٹ محض ایک اطلاع کا رنگ رکھتی ہے کیونکہ دوڑتی ہوئی ڈاک گاڑی میں میرے لئے اس سے زیادہ لکھنا ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں بٹالہ سے اب تک برابر احباب کی آمد اور ملاقاتوں کے نوٹ کرنا ایک ایسا متواتر کام رہا ہے کہ ان نوٹوں کو خاص ترتیب سے مرتب کرنے کے لئے وقت نہیں مل سکا۔ مگر اسکا یہ مطلب نہیں کہ یہ غیر معین زمانہ تک پڑے رہیں انشاء اللہ میری دوسری رپورٹ اس اجمال کی تفصیل ہوگی وباللہ التوفیق

حضرت کی صحت الحمد للہ حضرت کی صحت اور حضرت کے خدام سفر کی صحت اچھی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ گذشتہ چار ماہ سے آپ نے اس قدر کثرت سے اپنے آپ کو خدا کے لئے مصروف رکھا ہے کہ صحت کے متعلق آپ کچھ کہہ ہی نہیں سکتے میرے دریافت کرنے پر فرمایا کہ "کثرت مشاغل نے احساس ہی نہیں رہنے دیا کہ صحت کیسی ہے" کے عملی ثبوت ہے خدا کے لئے وقف تام کا۔

بہرحال صحت اچھی ہے کل ۱۲ر جولائی کو دردسر کا دورہ ہو گیا تھا۔ مگر تیرہ کو طبیعت صاف ہے۔ والحمد للہ علی ذالک

بٹالہ سے دہلی تک مصروفیت بٹالہ سے چلکر دہلی تک تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر مختلف مقامات کی جماعتوں نے آکر شرف نیاز حاصل کیا۔ اور امرتسر۔ بیاس۔ جہاؤنی جالندھر۔ پھگواڑہ اور دہلی میں آپ کے اور رفقائے سفر کے فوٹو لئے گئے۔ اور کئی کئی فوٹو لئے گئے احباب کی معروضات کا سننا اور ایسے طور پر جبکہ ہر شخص بھی چاہتا ہے کہ میں اپنے تمام معروضات کو ختم کرلوں گاڑی کے قیام کا محدود اور معین وقت۔ احباب کی کثرت۔ موسم کی شدت یہ ایسے امور ہیں کہ بڑے بڑے حوصلہ والے انسان کو بھی پریشان کردینے کے لئے کافی ہیں مگر آپ نے نہایت حوصلہ اور اطمینان اور محبت و اخلاص سے ہر ایک ارادتمند سے مصافحہ کیا اور جو اس نے کہنا چاہا اسے سننے کی کوشش کی۔

سٹیشنوں کا نظارہ ہر ایک سٹیشن پر چھوٹا ہو یا بڑا خلقت کا ایک ہجوم تھا۔ جو نہیں معلوم کہاں سے امڈ آیا تھا۔ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ سب سے پہلے وہی مشرف بہ نیاز ہو۔ گاڑی کی روانگی کو دیر ہو جاتی اور ڈرائیور کو چلانا اور روکنا مشکل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سہارنپور تک گاڑی قریباً ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئی اور آپ پروگرام کے موافق دہلی نہ پہنچ سکے بعض مقامات پر ہوتے ہوتے حادثات کو خدا تعالیٰ نے بچالیا۔ چنانچہ امرتسر کے مقام پر ایک آدمی جبکہ وہ دوڑتی ہوئی گاڑی کے ساتھ مصافحہ کے لئے دوڑ رہا تھا پلیٹ فارم سے گرا اور خدا کی قدرت نے اسے باہر پھینک دیا اور اعجازی رنگ میں اپنی قدرت نمائی سے بچالیا۔ ایسا ہی سانہ والی سٹیشن پر ایک احمدی خاتون نذرانہ لیکر آئی اور چلتی گاڑی سے جرأت کرکے اتری خدا ہی نے اسے بچالیا۔

حسن اعتقاد کے رنگ میں نہیں بلکہ ہر دیکھنے والا یہی سمجھتا تھا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔ غرض پلیٹ فارم متحرک پلیٹ فارم تھا اور ان پر دوڑتے ہوئے انسان ہی انسان نظر آتے تھے جو عقیدت و اخلاص کے اظہار میں اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہ کرکے دوڑتے تھے۔

بعض مقامات پر شام سے دوست آئے ہوئے تھے رات بھر انتظار میں رہے کیونکہ گاڑی بوجہ دیر ہو جانیکے وقت پر نہ پہنچی اور یہ دیر اسی وجہ سے ہوئی کہ ریلوے والے بھی ڈرتے تھے کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔

جماعت پٹیالہ کی دعوت بٹالہ سٹیشن پر جماعت پٹیالہ کی دعوت کا تار آیا جو حضرت نے منظور فرمایا چنانچہ راجپورہ سٹیشن پر مکلف کھانا پیش کیا گیا اور احباب جہاؤنی انبالہ تک ساتھ آئے اور گاڑی میں ہی کھانا کھلایا۔ دوپہر کا کھانا جماعت امرتسر کی طرف سے پیش کیا گیا

جماعت سملہ کا ایڈریس انبالہ چھاؤنی کے سٹیشن پر جماعت سملہ کا وفد پیش ہوا جس نے ایک مختصر سا ایڈریس پیش کیا جسکو خانصاحب منشی برکت علی صاحب امیر جماعت نے پڑھا۔

جماعتوں کا عام انتظام دہلی تک راولپنڈی۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ فیروزپور جالندھر ہوشیارپور۔ ریاست مالیر کوٹلہ۔ کپورتھلہ۔ پٹیالہ۔ سنگرور۔ نابہہ۔ شاہجہانپور۔ بریلی۔ لکھنؤ۔ شملہ۔ انبالہ۔ ڈیرہ دون۔ مظفرنگر سہارنپور۔ میرٹھ کی جماعتوں نے حاضر ہو کر نیاز حاصل کیا اور خدا حافظ کہا۔ ان اضلاع سے متعلق دیہات اور قصبات کی جماعتوں ان میں شامل رکھا ہے۔ جماعتوں نے انتظامی قابلیت کو دکھایا ہے فہرستیں تیار تھیں اور جہاں ممکن تھا فوٹو کا انتظام بھی تھا۔

احمدی خواتین کا اخلاص احمدی خواتین نے بھی بعض مقامات پر اپنے آقا کو خدا حافظ کہنے کے لئے سٹیشن پر آنے کی تکلیف اٹھائی چنانچہ لدھانہ۔ سانہ والی اور دہلی اور بعض دوسرے سٹیشنوں پر یہ خواتین موجود تھیں اور انہوں نے اپنا اظہار عقیدت کیا۔ بعض نے نذرانہ پیش کئے۔ سید غلام حسین صاحب کیمل فارم کی اہلیہ والدہ محمود شاہ نے دہلی ایک جار نماز بھیجا۔

موسم لودہانہ سے آگے موسم میں برساتی رنگ تھا اور بعض مقامات پر خوب بارش ہو گئی ۱۳ر جولائی کو آگرہ تک اچھی بارش ہوئی۔

اعداد و شمار میرا اندازہ ہے کہ کم و بیش جماعت کے سات ہزار آدمیوں نے مختلف مقامات پر اپنے آقا کو خدا حافظ کہا۔ اور ۱۲ کوس سے لیکر چالیس میل تک ریلوے سٹیشن سے دور فاصلوں سے اس موقعہ پر حاضر ہوئے۔ تین آدمیوں نے دہلی تک بیعت کی اور ہر مقام پر ہندو مسلمان اور یورپین لوگ اس نظارہ سے متاثر ہوئے۔

جماعت کے اخلاص کا حضرت پر اثر حضرت خلیفۃ المسیح پر جماعت کے اس اخلاص اور محبت اور اظہار عقیدت کا ایک خاص اثر پایا جاتا ہے اور آپ اس کو دیکھ کر مسرور ہیں ان جذبات کا اظہار انشاء اللہ العزیز عنقریب ہوگا اور جماعت کے لئے اپنے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔ آپ کے قلب میں قادیان کی محبت اور خدا کی رضا کے لئے جو قادیان سے تھوڑے عرصہ کے لئے باہر آنا ایک کیفیت رکھتا ہے اور جب احباب اس کیفیت کے کیف سے واقف ہونگے تو انمیں حیات تازہ آجائیگی۔ آپ جماعت کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں اور لواء احمد کے نصب العین کو ہر ایک کے سامنے رکھنے کے لئے بیقرار۔

پروگرام میں قدرتی تبدیلی جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں گاڑی سہارنپور وقت پر نہ پہنچی اور اس سے پروگرام ٹوٹ گیا اور سہارنپور سے ہم بمبئی میل پر سوار ہونے پر مجبور ہوئے۔

چنانچہ اسی ہم اس گاڑی میں جا رہے ہیں۔ ورنہ بی بی اینڈ سی آئی ریلوے میں ہم نہ جا سکے۔

عید مبارک

مسافر لنڈن خاکسار عرفانی کی طرف سے سرپرستان الحکم کو عید مبارک ہو

اگرچہ مسافر کی عید حسرت و ارمان کی عید ہوتی ہے۔ مگر جس مسافر کو حضرت فضل عمر کی رفاقت سفر میں معیت کی عزت حاصل ہو اسکی عید قابل رشک ہے۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۲۴ء کو گیارہ بجے نماز عید ہم نے حضرت کے ہمراہ ادا کی اسی تقریب پر جو مختصر خطبہ آپنے پڑھا معہ ایک ابتدائی نوٹ کے ناظرین الحکم کے لئے بھیجتا ہوں اگرچہ اسمیں حضرت نے اپنے خدام سفر کو خطاب فرمایا ہے مگر دراصل تمام جماعت اسکی مخاطب ہے اسلئے امید ہے کہ احباب اسپر عمل کرینگے۔

عرفانی

حضرت خلیفۃ المسیح کی عید سفرمیں

۱۴ر جولائی ۲۴ء کو منہاڑ پہنچتے ہی آپنے میسکارم پر نماز عید ادا کی اور مندرجہ ذیل مختصر سا خطبہ پڑھا اور گاڑی کے کمرہ میں آکر دعا کی تشہد کے بعد فرمایا:

میں اسوقت اسبات کی نصیحت آپ لوگوں کو کرنی چاہتا ہوں کہ ہر کام کی تیاری اسکے موافق کرنی چاہئے۔ چھوٹا سا سفر انسان اختیار کرتا ہے تو اسکی موافق تیاری کرتا ہے جس سفر کے واسطے ہم جا رہے ہیں یہ سفر اپنے اغراض کے لحاظ سے بہت بڑا سفر ہے اسکی تیاری یہی ہے کہ اسکی کامیابی کے لئے دعائیں کی جائیں مجاہدہ اور دعائیں ہی نہیں جو اس سفر کو کامیاب بنائیں گی۔ اسلئے سنجیدگی اور اخلاص کے ساتھ

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کے رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کیے ہیں میری غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق بین الشاء اللہ العزیز روانگی سے پہلے اعلان کرونگا اور اپنی اور جماعت کے ذمائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤنگا الحکم قوم کی امانت ہے اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی جو موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائیں جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے وہ ہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کر لیں گے بلکہ وہ اس اپنے خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہونگے۔ کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود و ادرحیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کے دس پارے بھی ہیں جنکی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت صرف چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی (پارہ ۱ تا ۲۴ لغایت ۳۴ و ۵ لغایت ۱۷)

(۲) مرآۃ الجہاد جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت و اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت عہ رعایتی قیمت (۱۲)

(۳) مکتوبات احمدیہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸ رعایتی قیمت ..... (۴)

(۴) خطبات کریمیہ: حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۴ رعایتی قیمت (۲)

(۵) مالابار میں احمدیت کی تاریخ: حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف۔ اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری ہی نے اسے چھپوایا تاہم اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی رعایت نہیں قیمت (۱۰)

برہان الحق: عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت میں ایک نومسلم گرابجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ رعایتی قیمت ..... (۱)

ادعیۃ القرآن: قرآن مجید کی دعائیں اور اسکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا قیمت رعایتی ..... (۱)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون: کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی انمیں خواتین کے لئے نہایت ہی مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل میں ایک مکمل فائل کی قیمت ۳ے رعایتی ۲ تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملیگی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی اصل قیمت للعہ فی جلد رعایتی قیمت ۳ے یہ رعایت آخر جولائی ۱۹۱۴ء تک ہوگی اسلئے جلد درخواستیں بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

درخواستیں بنام منیجر الحکم ہوں

چار روپیہ میں حکیم حاذق

آئین کدہر ہیں آج قدردان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب انسانی: بزبان اردو جو کمال تجربہ ہو کر برسوں کی عرقریزی کے بعد حکما اسلاف کی پرانی بیاضوں کے نسخوں کی چھان بین کر کے انکمونوں کا تیل نکال کر تالیف کی گئی ہے جسمیں انسان کے جسم کی تمام امراض نئی اور پرانی الجھی ہوئی داخلی اور خارجی تمام بیماریوں کا سر سے پاؤں تک شرطیہ اور مجرب الجرب ۱۸۵۰ صفحہ جات خفیہ درج کئے گئے ہیں گویا علم حکمت بحر لامتناہی کو ایک کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ مجربات نورانی کو یا یہ نانی طب کا سرمایہ حیات اور شاع زندگی۔ مانی جاچکی ہے اگر آپ اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی تجربہ کار گزارنا چاہتے ہیں تو آج ہی مجلد مجربات نورانی ملاحظہ فرمایئے جو قیمت بیوقت آپ کو مدد دیگی اور اسکے بیان کردہ قوانین پر عمل کر کے انسان ہمیشہ تندرست و توانا رہ سکتے ہیں اور ہر ایک شخص اس سے مستفیض ہو سکتا ہے خصوصاً اہل حکمت کے لئے رہبر کامل ہے کتاب حجم ۴۷۰ صفحہ تقطیع ۲۲ × ۱۸ کاغذ چھپائی دیدہ زیب قیمت مجلد اللہ بلا جانے

ملنے کا پتہ: حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

درخواست دعا

معزز ناظرین الحکم! نہایت ادب سے میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ میرے لئے دعا کریں کہ میں جس کام کو سیکھنے کے واسطے جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھکو اسمیں کامیاب کر دے خاکسار محمد ابراہیم

ہوالشافی

آزمودہ اشتہار

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان: خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل محنت کے بعد اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی ملی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں سے اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج کرنے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور بلطف یہ کہ بجز قبض کے ہونے کے مقوی باہ بھی ہے یہ معجون کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بدنتائج کی اصلاح کرتے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہی قیمت فی ماہ (۱۶)

۲۔ روغن اکسیر اعصاب: بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی ضعف اور اعضا تناسل کی کمزوری کے ازالہ کرنے میں بجلی کا کام دیتا ہے فی شیشی روغن اعصاب ۲

۳۔ کشتہ طلا: جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے۔ پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں اسکے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھا جاتا ہے جو کہ یہ ہے سونا دل اور دماغ کو تقویت دینے والا۔ فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ اور جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا اور امراض سوداوی اور خفقان و غم حزن جنون اور درد صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ منہ سے دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس نادر تحفے سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے قیمت فی خوراک ۲ سیکڑہ خوراک

۴۔ حب مقوی اعصاب: یہ گویا میان ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہے ضعف باہ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہے۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد یا موس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا کامیاب ہو گئے ہیں قیمت فی سیکڑہ ۵۔ ایک روپیہ کی ۱۶ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک: سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے قیمت ایک ہفتہ ۲

سرمہ مروارید: یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے پرانے نگروں کے لئے بھی نہایت مفید ہے فضل اللہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت پرانے مخلص احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت کی تیار کیگئی۔ ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوگی

مرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ: حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ